کنز المدارس بورڈ درجہ عالمیہ دوم کے نصاب میں شامل

(مقدمہ مسلم، فضائل قرآن، کتاب البیوع، الجہاد، التوبہ)

تلخیصِ مسلم شریف

بفیضان نظر۔۔ شیخ الحدیث سید خادم حسین شاہ صاحب

نیاز رضا عطاری

جامعۃ المدینہ فیضان احمد رضا (نارتھ کراچی)

01

سوال :- مسلم شریف کا اصل نام بیان کریں ۔؟

جواب :- المسند الصحیح المختصر من السنن بنقل العدل عن العدل الی رسول الله ﷺ

سوال :- مسلم شریف کی چند خصوصیات بیان کریں ۔؟

جواب :- صحیح مسلم کی بنیادی خصوصیات سات ہیں ۔۔

(1) ضبط تفاوت لفظ ۔

(2) ازالہ التباس

(3) حدثنا واخبرنا میں فرق۔

(4) سلامت متون و جمع طرق

(5) قلت آثار و تعلیقات

(6) احادیث

(7) مقدمہ مسلم

سوال :- مسلم شریف میں غیر مکرر احادیث کی تعداد کتنی ہے ۔؟

جواب :- چار ہزار

سوال :- امام مسلم علیہ الرحمہ نے مسلم شریف کس کے عرض کرنے پر تحریر فرمائی ۔ ؟

جواب :- ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان ۔

سوال :- امام مسلم کا تعارف پیش کریں۔ ؟
جواب :- حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ آپ کی کنیت ابو الحسنین اور لقب عساکر الدین ہے۔
آپ کی ولادت 202 ھ بعض نے 204 یا 206 ھ تحریر کیا ہے مگر آپ کی وفات پر تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ 24 / رجب 261 ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ اور آپ کو تین لاکھ حدیثیں زبانی یاد تھیں۔ اور آپ کی بہت سی تصانیف میں سے آپ کی کتاب " صحیح مسلم شریف " جو صحاح ستہ میں شامل ہے بہت مشہور ہے۔

سوال :- فاسق کی خبر کے متعلق کیا حکم ہے ؟
جواب :- جب کوئی فاسق خبر لائے تو اس کی تحقیق کرو ایسا نہ ہو کہ تم لا علمی میں کسی قوم پر حملہ آور ہو جاؤ اور پھر اپنے اس فعل پر نادم ہو۔ اور بناؤان میں سے دو گواہ جن پر تم راضی ہو، اور اپنے میں سے دو عادل گواہ بناؤ۔

سوال :- خطبے میں امام مسلم کس شاگرد سے مخاطب ہیں۔؟
جواب :- ابو اسحاق ابراھیم بن محمد بن سفیان

سوال :- خطبہ میں عوام سے کیا مراد ہے۔؟
جواب :- خطبہ میں عوام سے مراد جہلاء نہیں بلکہ وہ علماء ہیں جو فنون میں تو مہارت رکھتے ہیں لیکن فن حدیث میں ماہر نہیں۔

سوال :- صحیح لذاتہ کی تعریف بیان کریں ۔؟
جواب :- صحیح لذاتہ وہ ہے جو اسباب طعن سے پاک ہو ، علت وشذوذ سے خالی ہو ۔
اس کی سند اول سے آخر تک متصل ہو
راوی عدالت و ضبط سے متصف ہوں ۔۔

سوال :- امام مسلم نے دوسرے طبقے میں نے کن راویوں کو بیان کیا ہے ۔؟
جواب :- خفیف الضبط راویوں کو بیان کیا ہے ۔

سوال :- کیا امام مسلم کا کسی راوی کو اعلیٰ اور اسفل کہنے میں ان کی غیبت نہیں ۔؟
جواب :- اس میں غیبت کرنا مقصود نہیں بلکہ حقیقت کو کشف کرنا ہے ۔
جو علوم حدیث کے طالب ہیں ان کی رہنمائی کرنا مقصود ہے ۔
اگر راویوں میں کوئی کمزوری ہو تو اس کی نشاندہی کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور وہ غیبت نہیں جسے حرام قرار دیا گیا ہے۔

سوال :- امام مسلم نے تیسرے طبقے میں کن راویوں کو بیان فرمایا ہے ۔؟
جواب :- انکو بیان فرمایا ہے جو محدثین کے مابین بدنام ہیں اور بدنامی احادیث گھڑنے کے سبب ہے ۔

سوال :- ابن ملیکہ نے کس کو خط لکھا جس میں یہ درخواست کی گئی کہ وہ مجھے کچھ احادیث لکھ کر بھجوا دیں ؟
جواب :- ابن ملیکہ نے ابن عباس کو خط لکھا جس میں یہ درخواست کی گئی کہ وہ مجھے کچھ احادیث لکھ کر بھجوادیں۔

سوال :- محمد بن سیرین نے علم حدیث حاصل کرنے کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ؟
جواب :- محمد بن سیرین نے فرمایا کہ علم حدیث دین کی تعلیمات کا بنیادی ماخذ ہے لہذا اس بات کا ضرور جائزہ لو تم کن لوگوں سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو ۔

سوال :- اہل علم نے اسناد کے بارے میں تحقیق کرنا کب شروع کی اس بارے میں ابن سیرین نے کیا ارشاد فرمایا ؟
جواب :- ابن سیرین فرماتے ہیں کہ پہلے زمانے میں یعنی صحابہ و تابعین کے زمانے میں اسناد کے باری میں تحقیق نہیں کیا کرتے تھے لیکن جب فتنے پیدا ہونے لگے تو اہل علم نے یہ تحقیق کرنا شروع کر دی۔

سوال :- اہل علم اسناد کے بارے میں کس طرح تحقیق کیا کرتے تھے ؟
جواب : اہل علم کہتے کہ ہمیں اپنی سند کے راویوں کے بارے میں بتاؤ لہذا اگر وہ راوی اہل سنت سے ہوتا تو اس کی روایت قبول کر لی جاتی اور اگر وہ بدعتی ہوتا تو اس کی روایت قبول نہیں کی جاتی ۔

سوال :- ابوزناد اپنے والد کے واسطے سے کیا ارشاد فرماتے ہیں کہ مدینے میں کتنے نیک افراد تھے جن کی روایت قبول نہیں کی جاتی تھی ؟
جواب :- ابوزناد اپنے والد کے واسطے سے ارشاد فرماتے ہیں کہ مدینے میں سو افراد کو ایسا پایا جو سب نیک تھے لیکن ان کی روایت کو قبول نہیں کیا جاتا تھا اور یہ کہا جاتا تھا کہ یہ سب اس کے اہل نہیں ہیں۔

کتاب فضائل القرآن

سوال :- فلھو اشد تفصیا من صدور الدجال من النعم بعقلھا ۔- حدیث کے اس حصے کا ترجمہ کریں ؟

جواب :- (اس قرآن کا خیال رکھو) کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں میں سے ان چار پایوں سے زیادہ دوڑنے والا ہے جن کا ایک پاؤں بندھا ہوا ہے۔

سوال :- لو رایتنی وانا استمع قراتک البارحہ یہ بات حضور پاک نے کس سے ارشاد فرمائی ۔؟

جواب :- یہ بات رسول پاک نے حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمائی ۔

سوال :- حدیث پاک کے مطابق کن صحابی رسول کو حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی خوش الحانی میں سے حصہ عطا کیا گیا ۔؟

جواب :- حضرت عبداللہ بن قیس یا حضرت اشعری

سوال :- حدیث پاک کے مطابق ماہر بالقران کن کے ساتھ ہو گا ۔؟

جواب :- مع السفرۃ الکرام البررۃ یعنی نزول وحی والے فرشتوں کے ساتھ۔

سوال :- ان اللہ عزوجل امرنی ان اقرا علیک یہ بات حضور نے کس سے ارشاد فرمائی ۔؟

جواب :- رسول پاک نے یہ بات حضرت ابی سے ارشاد فرمائی ۔

سوال :- حدیث پاک میں ثلاث خلفات عظام سمان سے کیا مراد ہے ۔؟
جواب :- اس سے مراد تین موٹی تازی حمل والی اونٹنیاں ۔

سوال :- حدیث پاک میں سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کے متعلق کیا فضیلت بیان ہوئی ہے۔؟
جواب :- نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: تم دو چمکتی ہوئی سورتوں کو پڑھو یعنی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ، بے شک ان دونوں کو قیامت کے دن بادل یا سائبان کی صورت میں لایا جائے گا یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کے متعلق جھگڑا کرینگی ، بے شک ان کا پڑھنا برکت ہے اور ان کا چھوڑ دینا حسرت ہے اور جادوگر اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

سوال :- سورہ اخلاص کی کوئی دو فضیلتیں بیان کریں ۔ ؟
جواب :- نبی پاک علیہ السلام نے ارشاد فرمایا سورہ اخلاص کا پڑھنا قران کے تہائی حصے کے برابر ہے۔
حدیث پاک میں ہے کہ اللہ پاک نے قران پاک کو تین اجزاء میں تقسیم فرمایا اور سورہ اخلاص کو قرآن کے اجزاء میں سے ایک جز بنا دیا۔

سوال :- لاحسد الافی اثنتین حدیث پاک میں بیان کردہ اثنتین کی وضاحت کریں ۔ ؟
جواب :- وہ شخص جسے اللہ پاک قرآن پاک عطا فرمائے اور وہ اسے رات دن پڑھتا ہو اور وہ شخص جسے اللہ پاک نے مال دے اور وہ اسے رات دن اللہ کی بارگاہ میں خرچ کرتا ہو۔

سوال :- حدیث پاک میں سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے وقت نماز پڑھنے سے کیوں منع کیا گیا۔؟

جواب :- حدیث پاک میں ہے فانہا تطلع بقرنی شیطان کیونکہ اس وقت سورج شیطان کی دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔

سوال :- ثلاث ساعات کان رسول اللہ ینہانا ان نصلی فیھا یہ حدیث پاک کس صحابی رسول سے مروی ہے ۔؟

جواب :- یہ حدیث پاک حضرت عقبہ بن عامر جھنی سے مروی ہے ۔

سوال :- کس قوم کے افراد نے نبی پاک علیہ السلام کو ظہر کے بعد والی سنتوں سے مشغول کر دیا۔ ؟

جواب :- بنو عبد القیس کے افراد نے ۔

سوال :- نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے عصر کے فرضوں کے بعد دو رکعت نماز کیوں ادا فرمائی۔ ؟

جواب :- بنو عبد القیس کے کچھ افراد اسلام لانے کے لیے حضور کی بارگاہ میں تشریف لائے جس کی وجہ سے ظہر کی دو سنتیں رہ گئی تھیں جنہیں نبی پاک علیہ السلام نے عصر کے بعد ادا فرمایا۔

سوال :- مسلم شریف میں صلاۃ الخوف والی حدیث کس صحابی رسول سے مروی ہے۔ ؟
جواب :- صلاۃ الخوف والی حدیث حضرت عبد اللہ بن عمر ، حضرت عبد اللہ بن مسعود ، حضرت جابر رضی اللہ عنھم وغیرہ سے مروی ہے ۔

صلاۃ الخوف کا طریقہ بیان کریں اور یہ کب مشروع ہوئی؟
جواب :- صلاۃ الخوف کا طریقہ :- مسلمانوں کے دو گروہ ہو جائیں ۔
امام پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے اور دوسرا گروہ دشمن کے لیے کھڑا رہے پھر جس گروہ کو ایک رکعت پڑھا دی وہ دشمن کے لیے بغیر سلام پھیرے چلا جائے اور جو دشمن کے لیے کھڑا تھا وہ امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھے اور امام سلام پھیر دے اور دونوں گروہ ایک ایک کر کے اپنی نماز مکمل کر لیں ۔

صلاۃ الخوف ہجرت کے پانچویں سال مشروع ہوئی۔

اعلیحضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے استاد صاحب سے کبھی چوتھائی کتاب سے زیادہ نہیں پڑھی بلکہ چوتھائی کتاب استاد صاحب سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب کا خود مطالعہ کرتے اور یاد کر کے سنا دیا کرتے تھے۔ اسی طرح دو جلدوں پر مشتمل " العقود الدریۃ " جیسی ضخیم کتاب فقط ایک رات میں مطالعہ فرمالی۔

(حیات اعلیٰ حضرت ، ج 1 ، ص 213،)

کتاب البیوع

سوال :- بیع کی تعریف بیان کریں اور یہ کس سے منعقد ہوتی ہے ؟

جواب :- بیع کی تعریف :- مبادلة المال بالمال باالتراضی

بیع ایجاب و قبول سے منعقد ہوتی ہے جبکہ یہ دونوں ماضی کے صیغے سے ہوں مثلا ایک کہے "بعتُ" دوسرا کہے "اشتریتُ"

سوال :- بیع مکروہ کی تعریف اور اسکی 5 مثالیں تحریر کریں ؟

جواب :- تعریف :- جو اصلا اور وصفًا دونوں طرح جائز ہو اور منہی عنہ غیر کی وجہ سے ہو ،

1 :- بیع نجش

2 :- سودے پر سودا کرنا

3 :- بیع تلقی جلب

4 :- شہریوں کا بدویوں سے بیع کرنا

5 :- آذان جمعہ کے وقت بیع کرنا۔

سوال :- بیع نجش اور بیع السوم علی سوم غیرہ کی وضاحت اور حکم بیان کریں؟

جواب :- بیع نجش :- مشتری کے علاوہ کسی تیسرے شخص کا بغیر خریدنے کی نیت سے مبیع کے بھاؤ بڑھانا تاکہ مبیع میں رغبت حاصل ہوجائے۔

بیع سوم : کسی کے سودے پر سودا کرنا۔

ان دونوں کا حکم مکروہ ہے۔

سوال :- بیع ملامسہ اور ، منابذہ کی تعریف بیان کریں ۔؟

جواب :- ملامسہ : ان یلمس کل واحد منھما ثوب صاحبہ بغیر تأمل۔

منابذہ : ان ینبذ کل واحد منھما ثوبہ الی الآخر ولم ینظر واحد منھما الی ثوب صاحبہ

سوال :- حضرت ابوہریرہ کی حدیث کے مطابق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کس بیع سے منع فرمایا ۔؟

جواب :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا۔

سوال :- وہ کونسی خرید و فروخت ہیں جنکے متعلق حدیث پاک میں منع فرمایا گیا۔ ؟

جواب :- بیع ملامسہ ، بیع منابذہ ، بیع غرر ،

بیع حصاۃ ، بیع حبل الحبلہ ،

سوال :- بیع حبل الحبلہ سے کیا مراد ہے۔ ؟

جواب :- حمل کے حمل کی خرید و فروخت کرنا۔

سوال : لایسم المسلم علی سوم المسلم حدیث پاک کا ترجمہ بیان کریں۔؟

جواب :- مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہ لگائے ۔

سوال :- من اشتری شاۃ مصراۃ فلینقلب بھا ، فلیحلبھا ، فان رضی حلابھا امسکھا والا ردھا ومعھا صاع من تمر حدیث پاک کا ترجمہ بیان کریں ۔ ؟

جواب :- جو شخص دودھ والی بکری خریدے تو اسے چاہیے کہ اسے لے آئے اور اس کا دودھ دھوئے پھر اگر وہ اسکے دودھ سے راضی ہو تو اسے روکے رکھے وگرنہ اسے لوٹا دے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی۔

سوال :- تصریہ کی تعریف اور آئمہ کرام کا اختلاف بیان کریں ۔؟
جواب :- تصریہ یہ ہے کہ اونٹ یا بکری کے تھن کو باندھ دیا جائے اور دو یا تین دن نہ دوہا جائے تاکہ اس کا دودھ جمع ہو جائے اور خریدنے والا زیادہ دودھ والا جانور سمجھ کر زیادہ قیمت میں خرید لے ۔

جواب :- آئمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک : مصرات بکری یا اونٹنی خریدنے والے کو تین دن تک اختیار رہے گا، چاہے وہ اپنے پاس رکھے یا لوٹا دے، تین دن کے بعد خیار ختم ہو جائیگا، اور جانور لوٹانے کی صورت میں ایک صاع کھجور بھی دے، البتہ امام مالک کے نزدیک ایک صاع کھجور ہی کا لوٹانا ضروری نہیں بلکہ اس شہر میں رائج طعام میں سے کوئی بھی چیز ایک صاع لوٹا دے ۔
امام ابو حنیفہ کے نزدیک مشتری کے لئے مصرات بکری بائع کو لوٹانے کا اختیار نہیں ہے لیکن اس کو رجوع بالنقصان کا اختیار ہے یعنی مشتری نے دھوکے کی وجہ سے جو قیمت زیادہ دی ہے بکری کی صحیح قیمت پھر سے لگا کر زائد قیمت واپس لے لے ۔

سوال : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتَّی یَکْتَالَهُ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَقَالَ اَلَا تُرَاهُمْ یَتَبَایَعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجًأٌ

اس حدیث پاک کا ترجمہ بیان کریں۔؟

جواب :- عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی غلہ خریدا تو وہ اسے وزن کرنے سے پہلے فروخت نہ کرے طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے عرض کیا کیوں نہ بیچے ، تو آپ نے فرمایا: کیا تم انہیں نہیں دیکھتے کہ وہ سونے اور غلہ کے ساتھ میعادی بیع کرتے ہیں -

سوال :- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ کَانُوا یُضْرَبُونَ عَلَی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ یَبِیعُوهُ فِي مَکَانِهِ حَتَّی یُحَوِّلُوهُ۔

اس حدیث سے پاک کا ترجمہ بیان کریں ۔ ؟

جواب :- حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اس بات پر مارا جاتا تھا کہ جب وہ کوئی غلہ اندازاً خریدتے اور اس کو اس جگہ سے منتقل کرنے سے پہلے فروخت کردیتے۔

سوال :- أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَی طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتَّی یَکْتَالَهُ وَفِي رِوَایَةِ أَبِي بَکْرٍ مَنْ ابْتَاعَ

اس حدیث پاک کا ترجمہ بیان کریں۔؟

جواب :- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :- جو شخص غلہ خریدے تو وہ اس کو وزن کرنے سے پہلے فروخت نہ کرے۔

سوال :- مروان نے کس کی بیع کو حلال قرار دیا۔؟
جواب :- صِکاک کی بیع کو حلال قرار دیا۔

سوال :- اَلْبَيِّعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ
حدیث پاک میں ذکر کردہ مسئلہ کے بارے میں آئمہ کرام کا اختلاف بیان کریں۔؟
جواب :- عند الاحناف :- ایجاب و قبول کے بعد بیع لازم ہو جاتی ہے عاقدین کو اختیار نہیں ملے گا مگر عیب اور عدم رویئت کی صورت میں ملے گا۔
عند الشافعی :- عاقدین میں سے ہر ایک کو اختیار ملے گا جب تک مجلس میں ہوں۔

سوال :- "المتبایعان بالخیار مالم یتفرقا" اس حدیث پاک کے محمولات بیان کریں ؟
جواب :- اس حدیث کے 2 محمول ہوسکتے ہیں۔
(1) حدیث پاک میں خیار سے مراد خیارِ قبول ہے یعنی عاقدین کو خیار قبول ملے گا جب تک مجلس میں ہیں۔
(2) حدیث پاک میں تفرق سے مراد تفرقِ اقوال مراد ہیں ناکہ تفرق ابدان (جسموں کا جدا ہونا) مراد ہے۔۔

سوال :- حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے متعلق امام مسلم کیا فرماتے ہیں۔؟
جواب :- امام مسلم بن حجاج کہتے ہیں : حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور ایک سو بیس سال زندہ رہے۔

سوال :- أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ وَعَنْ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ

اس حدیث پاک کا ترجمہ بیان کریں ۔؟

جواب :- رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کی بیع سے منع کیا یہاں تک کہ وہ سرخ یا زرد ہو جائیں اور بالیوں کے سفید ہونے سے پہلے بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آفات سے محفوظ ہو جائیں بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا۔

سوال :- حدیث پاک کے مطابق بیع محاقلہ اور کی مزابنہ کی تعریف بیان کریں اور ان کا حکم بیان کریں ۔؟

جواب :- مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے درخت کے پھل کو خشک کھجوروں کے بدلے فروخت کیا جائے ۔

محاقلہ یہ ہے کہ کھڑی فصل کو اناج کے بدلہ فروخت کیا جائے اور گندم کے بدلے زمین کو کرائے پر لیا جائے۔

حکم -- حدیث پاک میں ان دونوں سے منع فرمایا گیا۔

محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

جب لوگ بیمار ہوتے ہیں، بخار یا سر درد ہوتا ہے تو وہ دوائی کھاتے ہیں، لیکن مجھے تکلیف ہوتی ہے تو میں حدیثِ مصطفےٰ پڑھاتا ہوں جس سے مجھے آرام آجاتا ہے۔

(حیات محدث اعظم، ص۱۵۳)

سوال : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ

مذکورہ حدیث پاک کا ترجمہ اور عرایا کی وضاحت کریں ۔؟

جواب :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے صاحب عریہ کے لئے اجازت دی کہ وہ اندازے سے تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے فروخت کر دے۔

عرایا : عریہ وہ کھجور کا درخت ہے جو کسی قوم کو دے دیا جائے پھر وہ اندازے کے ساتھ اس کے پھلوں کو خشک کھجور کے بدلے فروخت کر دیں ۔

سوال :- حضرت یحی کے قول کے مطابق عریہ کی وضاحت کریں ۔؟

جواب :- حضرت یحیٰ فرماتے ہیں : عریہ یہ ہے کہ آدمی اپنے اہل و عیال کے کھانے کے لئے اندازے کے ساتھ کھجور کے درختوں کا تازہ پھل خشک کھجوروں کے بدلے خریدے۔

سوال :- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

اس حدیث پاک کا ترجمہ بیان کریں ۔؟

جواب :- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کھجور کا پیوند لگا درخت فروخت کیا تو اس کے پھل بائع (بیچنے والا) کے لئے ہیں سوائے اس صورت کے کہ خریدار ان کی شرط لگالے۔

سوال :- اگر کوئی شخص پھل دار درخت بیچے تو پھل کس کے ہونگیں ۔ ؟

جواب :- اگر پھل کے ساتھ درخت بیچنے کی شرط لگائی ہوتو بالاتفاق پھل درخت کی بیع میں داخل ہو جائے گا۔ اور اگر پھل کے ساتھ درخت بیچنے کی شرط نہیں لگائی بلکہ مطلقاً درخت بیچا تو اگر درخت تابیر کے بعد بیچا ہے تو پھل بالا تفاق بائع کے ہونگے ۔۔
اور اگر تابیر سے پہلے درخت بیچا ہو تو اس میں اختلاف ہے۔
ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تابیر سے قبل درخت بیچا ہے تو پھل مشتری کا ہو گا۔
امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس صورت میں بھی پھل بائع کا ہو گا۔

سوال :- حدیث پاک میں ذکر کردہ مخابرہ اور محاقلہ کی وضاحت کریں ۔؟
جواب :- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : مخابرہ یہ ہے کہ بنجر زمین ایک آدمی دوسرے آدمی کو دے وہ اس میں خرچ کرے اور قابلِ کاشت بنائے پھر یہ اس کے پھل میں سے حصہ لے ۔۔
محاقلہ :- کھڑی فصل کو وزن شدہ اناج کے ساتھ بیچنا۔

سوال :- ان یشتری النخل حتی یشقه حدیث پاک میں اشقاہ سے کیا مراد ہے ۔؟
جواب :- اشقاہ سے مراد اسکا گدر ہو جانا ہے ۔ اور گدر یہ ہے کہ نخل سرخ یا زرد ہوجائے یا وہ کھانے کے لائق ہوجائے ۔

سوال :- حدیث پاک میں مذکور حتی تشقح سے کیا مراد ہے ۔؟
جواب :- اس سے مراد یہ ہے کہ پھل سرخ یا زرد ہوجائے یا وہ کھانے کے لائق ہوجائے ۔

سوال :- مبیع کو قبضہ سے پہلے بیچنا کیسا ۔؟
جواب :- امام شافعی کے نزدیک کسی بھی چیز کو اس کے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا جائز نہیں ہے چاہے وہ کھانا ہو یا جائیداد، منقولی چیز ہو یا غیر منقولی ۔
امام ابو حنیفہ کے نزدیک :- زمین کے علاوہ کسی چیز میں بیع قبل القبضہ جائز نہیں ہے بشرطیکہ وہ زمین مامون ہو یعنی دریا وغیرہ کے کنارہ نہ ہو کہ اس کے دریا میں مدغم ہو جانے کا خدشہ ہو ۔
امام مالک واحمد کے نزدیک کھانے کے علاوہ تمام چیزوں میں بیع قبل القبضہ جائز ہے۔

سوال :- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَعَنْ بَيْعِهَا السِّنِينَ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ
اس حدیث پاک کا ترجمہ بیان کریں ۔؟

جواب :- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے اور اس کو کئی سالوں کے لئے بیچنے اور پھلوں کو مٹھاس آنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

سوال :- کراء الارض یعنی زمین کو بٹائی پر دینا کیسا ہے ۔ ؟

جواب :- زمین کو بٹائی پر دینا جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے۔ امام مالک کے نزدیک جائز نہیں ہے۔
امام مالک کی دلیل : عن جابر اَن رسول اللہ ﷺ نھی عن کراء الاَرض ۔
(ا) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو بٹائی پر دینے سے منع فرمایا۔

جمہور کہتے ہیں :- نہی والی حدیث کراہت تنزیہی پر محمول ہے اور اس میں ایثار و مواخاۃ کی تعلیم دی گئی ہے اس حدیث میں کراء الارض کی حرمت کو بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔

کتاب الجهاد۔

سوال :- قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ ۔۔
حدیث پاک کا ترجمہ بیان کریں۔؟
جواب :- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنگ ایک دھوکہ ہے۔

سوال :- کیا جنگ میں کفار کو دھوکہ دینا جائز ہے ۔؟
جواب :- جنگ کے دوران کفار کو جہاں تک ممکن ہو دھوکہ دینا جائز ہے بشرطیکہ یہ دھوکہ ان سے کیئے گئے کسی عہد و پیمان کے توڑنے کا سبب نہ بنے، تین مقامات جہاں کذب کا سہارا لیا جاسکتا ہے ان میں سے ایک جنگ کا مقام بھی ہے ۔۔

سوال :- رسول اللہ جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تو کن باتوں کی تاکید و وصیت فرماتے ۔۔؟

جواب :- رسول اللہ ﷺ جب کسی آدمی کو کسی لشکر یا سریہ کا امیر بناتے تو آپ ﷺ اسے خاص طور پر اللہ سے ڈرنے اور جو ان کے ساتھ ہوں ان کے ساتھ اور مسلمان (مجاہدین) کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا نام لے کر اللہ کے راستے میں جہاد کرو عہد شکنی نہ کرو اور مثلہ (یعنی کسی کے اعضاء کاٹ کر اس کی شکل نہ بگاڑی جائے) نہ کرو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو اور جب تمہارا اپنے دشمن مشرکوں سے مقابلہ ہوجائے تو ان کو تین باتوں کی دعوت دینا وہ ان میں سے جس کو بھی قبول کرلیں تو ان کے ساتھ جنگ سے رک جانا پھر انہیں اسلام کی دعوت دو تو اگر وہ تیری دعوت اسلام کو قبول کرلیں تو ان سے جنگ نہ کرنا پھر ان کو دعوت دینا کہ اپنا شہر چھوڑ کر مہاجرین کے گھروں میں چلے جائیں اور ان کو خبر دیدیں کہ اگر وہ اس طرح کرلیں تو جو مہاجرین کو مل رہا ہے وہ انہیں بھی ملے گا اور ان کی وہ ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں اور اگر وہ اس سے انکار کردیں تو انہیں خبر دے دو کہ پھر ان پر دیہاتی مسلمانوں کا حکم ہوگا اور ان پر اللہ کے وہ احکام جاری ہوں گے ۔۔

سوال :- اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ
کس جنگ کے موقع پر نبی پاک علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی ۔؟

جواب :- سرکار علیہ السلام نے یہ دعا غزوہ احد کے موقع پر فرمائی ۔

سوال :- دھوکے کی حرمت پر دو احادیث پیش کریں ۔؟

جواب :- 1 ۔۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيلَ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ اگلے اور پچھلے لوگوں کو قیامت کے دن جمع فرمائے گا تو ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

2۔۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللَّهُ لَهُ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ أَلَا هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی کی وجہ سے ہے۔

سوال :- وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

جواب :- تم جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! اے بادلوں کو چلانے والے! اور اے لشکروں کو شکست دینے والے! ان کو شکست عطا فرما اور ہمیں ان پر غلبہ عطا فرما۔

سوال :- سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ۔
اس سوال کے جواب میں نبی پاک علیہ الصلوۃ و السلام نے کیا فرمایا۔؟

جواب :- فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ۔۔ یہ ارشاد فرمایا۔

سوال :- يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ (سورہ انفال) آیت مبارکہ کا شان نزول بیان کریں ۔؟

جواب :- حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے والد نے خمس کے مال میں سے ایک تلوار لے لی اور اسے نبی ﷺ کے پاس لیکر آئے اور عرض کیا کہ یہ تلوار مجھے ہبہ فرما دیں تو آپ ﷺ نے انکار فرمایا تو اللہ پاک نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ۔

سوال :- قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ
اس حدیث پاک کا ترجمہ بیان کریں ۔؟

جواب :- رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جس گاؤں میں بھی آؤ اور اس میں ٹھہرو تو اس میں تمہارا حصہ بھی ہو گا اور جس گاؤں کے لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے پھر باقی تمہارے لئے ہے۔

سوال :- بنو نضیر کے اموال کو اللہ پاک نے کس پر لوٹایا۔؟
جواب :- بنو نضیر کے اموال ان اموال میں سے تھے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر لوٹا دیا تھا مسلمانوں نے ان کو حاصل کرنے کے لئے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ اور یہ مال نبی ﷺ کے لئے مخصوص تھا آپ ﷺ اپنے گھر والوں کے لئے ایک سال کا خرچ اس میں سے نکال لیتے تھے اور جو باقی بچ جاتا تھا اسے اللہ کے راستے میں جہاد کی سواریوں اور ہتھیاروں کی تیاری وغیرہ میں خرچ کرتے تھے۔

سوال :- الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکناہ فھو صدقۃ۔
ازواج مطہرات سے یہ روایت کس نے ارشاد فرمائی۔ ؟
جواب :- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا۔

سوال :- أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ
اس حدیث پاک کا ترجمہ بیان کریں ۔؟
جواب :- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری وراثت میں سے ایک دینار بھی کسی کو نہیں دے سکتے اور میری ازواج مطہرات اور میرے عامل کے اخراجات کے بعد میرے مال میں سے جو کچھ بچے وہ صدقہ ہو گا۔

سوال :- رسول اللہ کی وفات ظاہری کے بعد ازواج مطہرات نے میراث کے مطالبے کے لیے کس صحابی رسول کو صدیق اکبر کی بارگاہ میں بھیجنے کا ارادہ کیا تھا۔ ؟
جواب :- حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۔

سوال : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا
اس حدیث پاک کا ترجمہ بیان کریں ۔؟

جواب :- رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں سے گھوڑے کے لئے دو حصے اور آدمی کے لئے ایک حصہ تقسیم فرمایا۔

سوال :- حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ یہ کون تھے اور کس طرح ایمان لائے۔ ؟

جواب :- نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا تو وہ بنو حنیفہ کے ایک شخص جنہیں ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا انہیں پکڑ کر لے آے ۔
صحابہ کرام نے انہیں مسجد کے ستون سے باندھ دیا پھر جب نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے اور فرمایا ثمامہ کیا خبر ہے ۔؟
ثمامہ عرض گزار ہوئے : اگر آپ قتل کریں گے تو ایک خونی آدمی کو قتل کریں گے ۔
اگر اپ احسان فرمائیں تو ایک شکر گزار آدمی پر احسان کریں گے ۔
اور اگر آپ مال کی خواہش رکھتے ہیں تو آپ کی چاہت کے مطابق دے دیا جائے گا۔
(یہ مکالمہ تین بار ہوا)
پھر اس کے بعد سرکار علیہ الصلوۃ و السلام نے فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو۔
پھر حضرت ثمامہ ایک باغ کی طرف گئے وضو کیا اور مسجد میں داخل ہوئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ پاک کے رسول ہیں ۔

سوال :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کے کن یہودیوں کو جلا وطن فرمایا۔؟
جواب :- رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے تمام یہودیوں کو جلا وطن کردیا یعنی بنو قینقاع جو حضرت عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنو حارثہ کے یہود اور ہر اس یہودی کو جو مدینہ میں رہتا تھا۔

سوال :- حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اہل قریظہ کے متعلق نبی پاک علیہ السلام سے کیا تدبیر ارشاد فرمائی۔ ؟
جواب :- حضرت سعد بن معاذ نے عرض کی : لڑائی کرنے والے کو قتل کردیں ، انکی عورتوں اور اولاد کو قیدی بنالیں ، اور انکے مال کو تقسیم کرلیں۔

سوال :- حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دوران جنگ جو زخم لگا اسکے ٹھیک ہوجانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں کچھ دعائیں کیں اور آپکا زخم مبارک پھر سے بہنا شروع ہوگیا پس زخم سے خون رسنے کی وجہ سے آپکا وصال ہوگیا۔

سوال :- حضرت ام ایمن کا مختصر تعارف پیش کریں۔؟
جواب :- ام ایمن رضی اللہ عنہا اسامہ بن زید کی والدہ ملک حبشہ کی رہنے والی حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی باندی تھیں جب حضرت آمنہ نے رسول اللہ کو آپ ﷺ کے والد کی وفات کے بعد جنم دیا تو ام ایمن نے آپ ﷺ کی پرورش کی تھی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے بڑے ہوکر انہیں آزاد فرمایا پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح کردیا پھر رسول اللہ ﷺ کے وصال کے پانچ ماہ بعد وفات پا گئیں۔

سوال :- نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے کن بادشاہوں کی طرف خط روانہ فرمائے۔؟
جواب :- نبی ﷺ نے کسری اور قیصر کی طرف اور نجاشی اور ہر (کافر) حاکم کی طرف خط روانہ فرمائے۔

سوال :- اما الرجل فأدركته رغبة في قريته-- انصار صحابہ کرام نے نبی پاک علیہ الصلوۃ و السلام کے متعلق یہ بات کس بنا پر ارشاد فرمائی۔؟
جواب :- اللہ پاک اور اسکے رسول اللہ ﷺ کی محبت کی حرص کی وجہ سے۔

سوال :- صلح حدیبیہ میں کیا معاہدہ طے پایا تھا۔ ؟
جواب :- آپ ﷺ مکہ میں داخل ہو کر صرف تین دن قیام کریں گے اور مکہ میں تلواریں نیاموں میں ہوں اور اہل مکہ میں سے کسی کو بھی آپ ﷺ لے کر نہ جائیں گے اور جو آپ ﷺ کے ساتھ آئے ہوں اور مکہ میں ٹھہرنا چاہے اسے منع بھی نہ کریں گے۔

سوال :- اليس قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس نے عرض کی۔؟
جواب :- حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

سوال :- سرکار علیہ الصلوۃ و السلام نے کس آیت کے متعلق فرمایا کہ یہ مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ ؟
جواب :- سورہ فتح کی اول آیت : انا فتحنا لک فتحا مبینا۔

سوال :- سرکار علیہ السلام نے قریش کے کن چھ آدمیوں کے لیے دعائے ضرر فرمائی ۔؟
جواب :- ابوجہل، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط ۔

سوال :- سورہ ضحیٰ کا شان نزول بیان کریں۔؟
جواب :- ایک مرتبہ جبرائیل امین کو وحی لانے میں تاخیر ہوگئ تو مشرکین مکہ نے یہ خیال کیا کہ محمد ﷺ کو چھوڑ دیا گیا اس پر اللہ رب العزت نے سورہ ضحی نازل فرمائی ۔

سوال :- کعب بن اشرف یہودی کو کس صحابی رسول نے قتل کیا۔ ؟
جواب :- حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے ۔

سوال :- غزوہ ذات رقاع کا پس منظر بیان کریں ۔؟
جواب :- حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے اور ہم چھ چھ آدمیوں کے حصہ میں ایک اونٹ تھا جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے جس سے ہمارے پاؤں زخمی ہوگئے ، اور میرے (پاؤں کے) ناخن گر گئے اور ہم اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹتے تھے جس کی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع (چیتھڑوں والا) رکھ دیا گیا۔

سوال :- سرکار علیہ السلام نے کتنے غزاوات میں شرکت فرمائی ۔؟
جواب :- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوات میں شرکت کی اور آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک حج کیا حجۃ الوداع کے علاوہ آپ ﷺ نے اور کوئی حج نہیں کیا۔

سوال :- توبہ کی فضیلت پر عربی میں ایک حدیث بیان کریں۔؟

جواب :- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا۔

سوال:- رحمت کے متعلق کوئی حدیث پاک بیان کریں۔؟

جواب :- حدیث پاک میں ہے : اللہ پاک کے لئے سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک جنات ، انسانوں ، چوپاؤں اور کیڑوں مکوڑوں کے لئے نازل کی جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی اور رحم کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچہ پر شفقت کرتا ہے اور اللہ پاک نے ننانوے رحمتیں بچا کر رکھی ہیں جن سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا۔

سوال:- أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ

جواب :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : اگر مومن بندے کو علم ہوجاتا کہ اللہ کا عذاب کتنا ہے تو کوئی بھی اس کی جنت کا لالچ نہ کرتا اور اگر کافر جان لیتا کہ اللہ کے پاس رحمت کتنی ہے تو کوئی (کافر بھی) جنت سے نا امید نہ ہوتا۔

ایک میں بھول گیا اور ایک وہ بھول گئے۔

عبد الرحمٰن بن ابی الزناد کہتے ہیں کہ میں نے اشعب سے کہا؛

آپ بڑے بزرگ ہیں تو کیا آپ نے کوئی حدیث روایت کی۔۔؟

اشعب نے کہا؛ کیوں نہیں! مجھے عکرمہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

دو خصلتیں ہیں جس نے ان پر محافظت کی وہ جنت میں داخل ہو گا۔۔

میں نے عرض کی کہ وہ دو خصلتیں کون سی ہیں:

انہوں نے کہا کہ ایک میں بھول گیا اور ایک عکرمہ بھول گئے تھے!

(بجۃ المجالس وانس المجالس: ص122)

کتبہ: نیاز رضا عطاری

19 اگست 2024 پیر شریف

03132563602